Ash-aar ki Tashreeh

B.A Urdu (Hons)

Lecture-1

اشعار کی تشریح

غالبؔ

ہر ایک بات پہ کہتے ہو کہ تو کیا ہے
تمہیں کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے

تم میری ہر ایک بات پر کہتے ہو کہ تیری حقیقت ہی کیا ہے تو اپنے آپ کو سمجھتا کیا ہے، یا تو ہے کیا چیز، خدا کے لیے تمہیں بتاؤ کہ یہ طریقۂ گفتگو کس قسم کا ہے یعنی تم نے یہ کس قدر توہین آمیز طرزِ گفتگو اختیار کی ہے۔

نہ شعلہ میں یہ کرشمہ، برق میں یہ ادا
کوئی بتاؤ کہ وہ شوخِ تندخو کیا ہے

اگر میں اس کی تندخوئی کے سبب سے اسے شعلہ کہوں تو شعلہ میں وہ کرشمہ نہیں جو اس میں ہے۔ اور اگر میں اس کی شوخی کی وجہ سے اس کو برق قرار دوں تو برق میں وہ ناز وہ انداز نہیں جو اس میں ہے۔ پھر خدارا کوئی مجھے یہ بتادے کہ آخر اس شوخِ تندکو میں کیا کہوں۔

رگوں میں دوڑتے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جب آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے

ہم اس لہو کو لہو نہیں مانتے جو رگوں میں دوڑتا پھرے ہم تو اس لہو کو مانتے ہیں جو آنکھ سے ٹپکے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ لہو نہیں ہے جو آنکھ سے آنسوں بن کر نہ ٹپکے۔

میں چمن میں کیا گیا گویا دبستاں کھل گیا
بلبلیں سن کر مرے نالے غزلخواں ہو گئیں

مکتب میں استاد کی غیر حاضری میں طلباء سبق یاد نہیں کرتے۔ لیکن جب استاد کو آتے دیکھتے ہیں یا اس کی آواز سن لیتے ہیں تو بہت جوش وخروش سے اپنا سبق دہرانے لگتے ہیں۔ میرا چمن میں جانا تھا کہ ایک مکتب کا سا سماں پیدا ہو گیا۔ بلبلیں میرے نالوں کو سنتے ہی اپنے اپنے نغمے نہایت جوش وخروش سے دہرانے لگیں گویا میں ان کا استاد تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بلبل دلکش آواز سن کر نغمہ سنجی شروع کر دیتی ہے۔

تیری فرصت کے مقابل اے عمر
برق کو پا بہ حنا باندھتے ہیں

غالبؔ نے مذکورہ شعر کے پہلے مصرع میں 'پابہ حنا' کے معنی سست رفتاری کے لیے ہیں۔ یعنی جس کے پاؤں میں مہندی لگی ہو وہ چل نہیں سکتا۔ اگر چلتا بھی ہے تو بچ بچ کر، پنجوں کے بل، ایڑیوں پر۔

کم نہیں وہ بھی خرابی میں پہ وسعت معلوم
دشت میں ہے مجھے وہ عیش کہ گھر یاد نہیں

غالبؔ کہتے ہیں کہ میرا گھر خرابی، خستہ حالی اور ویرانی میں دشت سے کم نہیں، ہاں! لیکن اس میں جنگل جتنی وسعت نہیں ہے۔ میں تو دیوانہ ہوں مجھے آرام کرنے کے لیے بہت وسیع مکان چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ مجھے جنگل میں وہ عیش وآرام حاصل ہے کہ گھر یاد نہیں آتا۔

Dr. H M Imran

Deptt. of Urdu

S S College, Jehanabad

Contact: 9868606178

,imran305@gmail.com